معہ ضمیمہ | چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی | (للعہ) پیشگی

جلد ۸ | ۴ - صفر ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ پھاگن سمت ۶۵ بکرمی | نمبر ۱۸

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

"صادق" دورہ پر

میرے مخدوم و محسن مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر - یکم فروری ۱۹۰۹ء سے اخبار کا چارج اس ناچیز کے حوالہ کر کے اس اہتمام میں ہیں کہ باہر متعلقات میں ایک دورہ کریں اور اس دورہ کی اغراض یہ ہوں - کہ (۱) خریداران بدر سے بقایا وصول کیا جاوے (۲) اخبار کی اشاعت کو بڑھایا جاوے (۳) عام طور سے اسلام کی حقانیت کا وعظ کیا جاوے (۴) جہاں انجمنیں نہیں بنیں - وہاں انجمنیں قائم کی جاویں (۵) جہاں انجمنیں بن چکی ہیں ان کے رجسٹروں کی پڑتال کی جاوے اسی طرح کئی مقدس اغراض اس کے متعلق تھیں پھر آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہوگئی اور کچھ اور موانعات پیش آگئے اسلئے اب انشاء اللہ یکم مارچ کو یہ دورہ شروع ہوگا - اس خاکسار کو اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں اپنی بے بضاعتی کا اعتراف ہے اسلئے اخبار کی ترتیب میں اگر کوئی

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل کے چھپکر شائع کیا گیا -

عربی تعلیم اور قرآن مجید

صرف عربی جاننے سے دین نہیں آتا لیکن یہ ایک دلیل اور برہان کا زمانہ ہے اور کوئی شخص مذہب کے اصل اصول پر بوجہ پختہ یا اس کی سند بغیر مطمئن نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک چھوٹے بڑے مسئلہ میں قرآن شریف سے سند چاہتا اور اس پر بھی فلسفانہ رنگ میں اس کی تفہیم طلب کرتا ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم ہو اور اس رنگ میں کہ اپنے نوجوانوں کو اطمینان قلبی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہو اور مخالفین کے سکوت و خاموشی کا باعث ہو جائے۔ اس کے کہ ہم اپنے انگریزی خوان نوجوانوں سے جن سے ہماری آئندہ امیدیں وابستہ ہیں اور جن کے ہونہار دماغوں کو علوم جدیدہ نے [illegible] اور ان کی عقلوں کو صاف اور روشن کر دیا ہے۔ وضو کے فرض و واجب ہونے کے نام گناتے رہیں یہ ضروری ہے کہ انہیں وضو کی فلاسفی بتلائی جاوے ایسا ہی بجائے اس کے کہ ان سے پانچ نمازوں کی تاکید کی جائے یہ یاد دلایا جاوے کہ پانچ نمازیں اور ان اوقات میں پڑھنے کی حکمت اور حقیقت کیا ہے۔ پھر وہ خود بخود پڑھیں گے۔

اس میں شک نہیں کہ قرآن دانی اور قرآن فہمی کیلئے اعلیٰ عربی دانی جزو لازم کی طرح ضروری اور لابدی ہے اور یہ نہایت افسوس کی نگاہ سے دیکھنے کے لائق ہے کہ ہم میں دن بدن عربی دانوں کی کمی ہوتی جاتی ہے چونکہ زمانہ ناموافق ہے اس لئے مولوی عربی دان پیدا ہونے بند ہو چکے ہیں۔ پرانی مسجدیں عربی خوانوں سے خالی اور مدارس اسلامی ان سے ویران چلے آتے ہیں اور جہاں کہیں کوئی مدرسہ ہے بھی۔ تو وہ بھی ایسا کہ وہاں سے ایسے آدمی ہونے کی کوئی امید نہیں ہو سکتی اول تو اس لئے کہ انگریزی علوم و فنون کی ضرورت نے تمام سمجھداروں کو اپنی طرف مائل کر لیا ہے حتی کہ مولویوں۔ واعظوں۔ پیرزادوں سجادہ نشینوں کے بھی لڑکے کالجوں۔ سکولوں میں نظر آتے ہیں۔ عربی مدرسوں میں زیادہ تر وہی جاتے ہیں جو تعلیم پانے کا کوئی ذریعہ اپنے پاس نہیں رکھتے۔ دوسرا ان بقیہ مدارس میں وہی پرانی طرز تعلیم اور وہی خیالی منطق ہے جس کا فائدہ صرف خیال ہی خیال میں محدود رہتا ہے نیز ان کے علوم درسیہ اور طرز بود و باش ایسی ہے کہ عام لوازمات سے انسان بالکل ناواقف اور بے بہرہ رہتا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں کا ذکر ہے کہ ایک طالب علم جو کافیہ شرح تہذیب پڑھتا تھا مجھ سے پوچھنے لگا کہ ملکہ معظمہ کہاں رہتی ہے لاہور یا کلکتہ میں جن کا دنیاوی علم اس قدر محدود ہے۔ ان کا الٰہی علم کہاں تک وسیع ہوگا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت دن نہیں گذرے کہ عربی دان مولوی ہی تمام اعلیٰ واقفیتوں اور معاملہ فہمیوں کے مالک تھے اور نکتہ رسی اور حقیقت فہمی انہی کا حصہ تھا مگر وہ اسی وقت تک محدود تھا جب تک ان میں ایک خاص روح تھی اور علوم جدیدہ نے قدم رکھا تھا اب ان علوم جدیدہ کا حق ہے کہ انہیں پڑھنے اور زیر مطالعہ رکھنے والے انسان سمجھداری اور روشن ضمیری کے مزین لقب سے ملقب ہوں مگر مشکل یہ ہے کہ عربی کی طرف سے یہی قریباً غافل بے پروا ہیں اور سلسلہ تعلیم ہی کچھ ایسا ناقص اور نامکمل ہے کہ ایم۔ اے عربی میں پاس کر کے ایک گریجوایٹ عربی دان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا کیونکہ اسے عربی سے بہت کم واقفیت ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی قرآن فہمی کے عناصر اس عربی دانی میں منحصر نہیں بلکہ اصل قرآن دانی اور چیزوں پر منحصر ہے۔ عربیت بعض آلہ کی طرح ضروری الاستعمال ہے۔

یہ ایک مسلم الثبوت امر ہے کہ کسی کلام کے سمجھنے کے لئے متکلم کے مزاج اور طبیعت سے واقفیت ضروری ہے نیز اس کی حیثیت اور موقع کلام سے پوری پوری واقفیت لازمی ہے ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک ہی فقرے کے معنے متفرق مواقع کی وجہ سے بدل جاتے ہیں۔ مثلاً ایک فقرہ ہے ٹکٹ لاؤ۔ جب اسے ایک درزی اپنی دکان پر بیٹھا ہوا بولے تو ایک معنی ہوں گے جب کسی ریلوے سٹیشن پر ٹکٹ کلکٹر بولے تو اور۔ جب کوئی مسافر ریلوے سٹیشن پر پہنچکر اپنے ملازم سے یہ فقرہ بولے تو اور معنی ہوں گے علی ہذا القیاس بہت سے فقروں کے معنے طرز بیان اور لہجہ سے بدل جاتے ہیں لیکن جسے متکلم کی مزاج اور حیثیت سے واقفیت ہے وہ اس کی حقیقت خوب سمجھ سکتا ہے اور نہ صرف کسی اس کے بولے ہوئے فقرہ کے معنے خوب سمجھ سکتا ہے بلکہ قبل از تکلم وہ ایسے مطلب کو معلوم کر لیتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک انسان کسی انسان سے اعلیٰ درجہ کا تعلق محبت پیدا کر لیتا ہے تو اسے اس بات کی ضرورت نہیں رہتی کہ اسے دوسرا دوست کوئی بات کہے بلکہ بن کہے وہ اس کے سب ارادوں اور منشاؤں کو جانتا اور پہچانتا ہوتا ہے یہی وہ حالت ہے جسے اہل اللہ اور خدا رسیدہ لوگوں کی صورت میں حالت کشف یا انشراح تام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے مگر اس قسم کے تعلق کے لئے ایک طرح کے تعلق محبت کی ضرورت ہے بلکہ صرف پاس رہنا بھی بہت کچھ واقف کر دیتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک حاکم یا افسر کے پاس رہنے والے منشی وغیرہ ایک ایسے حکم کو جو افسر اعلیٰ جاری کرنیوالا ہو اور جسے اس نے بالصراحت ہرگز اپنے پاس کے لوگوں سے ظاہر کیا ہو جانتے ہوتے ہیں اور ایک حد تک یہ امر ان کے لئے ضروری خیال کیا جاتا ہے کیونکہ شائع ہونے کے بعد تو ساری دنیا جان سکتی ہے

ہم مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ قرآن کریم خداوند تعالیٰ کا کلام ہے اس لئے اس کے سمجھنے کے لئے سچے تقوےٰ اور پرہیزگاری کی ضرورت ہے، جو اس کے مزاج پانے کا ذریعہ اور وسیلہ ہے اور کلام کے موقع مناسب دریافت کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا کامن سنس مطلوب ہے۔

میں نے ایسے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ عربی سے اتنی واقفیت نہیں رکھتے مگر قرآن شریف کی آیات کے ایسے معنی بیان کرتے ہیں۔ گویا وہ خداوند تعالیٰ کے اصلی منشا پر آگاہ ہیں اس کے برخلاف ایسے بھی دیکھے ہیں جو عربی زبان سے اعلیٰ واقفیت رکھتے ہیں مگر قرآن شریف کے ترجمہ میں عربی دانی اُن کے مفید نہیں پڑ سکتی۔

ایک عربی کے عالم ایک حدیث کے ترجمہ میں جس کے الفاظ غالباً یہ ہیں۔ علیکم کثرۃ النعال فی السفر۔ لکھتے ہیں۔ سفر میں جوتے بہت سے ساتھ لیجایا کرو اور ایک دوسرے صاحب اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ سفر میں جوتے کا اکثر کے استعمال رکھا کرو۔ عربیت دونوں کے ساتھ ہے مگر اصلی معنی حدیث کا اس کے ساتھ ہے جو عربیت کے ساتھ کامن سنس بھی حصہ رکھتا ہے کیونکہ جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانہ طبیعت سے واقفیت ہے وہ بہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ یہ بھی اسی قسم کی محبت کی تعلیم ہے جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ جلتا ہوا چراغ گھر میں اکیلا نہ چھوڑ جایا کرو یا شب کو بچوں کو گھر سے باہر نہ نکالا کرو وغیرہ وغیرہ۔ یہی حالت قرآنی تفسیر اور ترجمہ کی ہے جہاں کہیں محض عربی دانی کو ہی ہادی و رہنما بنایا گیا ہے وہاں اس قسم کی غلطیاں ہوئی ہیں۔ مثلاً قرآن شریف میں ایک آیۃ ہے جو ایک دہریہ خداوند تعالیٰ کی ہستی سے انکار کرنیوالے انسان کے جواب میں ہے من کان یظن ان لن ینصرہ اللّٰہ فی الدنیا والآخرۃ فلیمدد بسبب الی السماء ثم لیقطع فلینظر ہل یذہبن کیدہ مایغیظ کے معنے عموماً تفاسیر و تراجم میں یہ لکھے ہیں جس شخص کو خدائی اعانت اور نصرت کا گمان نہیں یعنی جس کا یہ گمان ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی انسان کی دنیا و آخرت میں مدد نہیں کرتا۔ تو اس کا یہی علاج ہے۔ آسمان یعنی اوپر یا کوٹھے کی چھت کی طرف ایک رسی لٹکائے اور زمین سے پھر کاٹ دے پھر دیکھیں اس کا غصہ گیا یا نہیں یعنی ایسے بدمعاش کا کیا علاج ہو سکتا ہے بس یہی کہ پھانسی لیکر مر جاوے لیکن جن لوگوں کو خداوند تعالیٰ اور اس کی حیثیت سے واقفیت ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنی پیاری مخلوق کو اس طرح سختی سے گرفت نہیں کرتا بلکہ اس کا قاعدہ محبت اور الفت سے سمجھانے اور سچی دلیل پیش کرنے کا ہے اس لئے اس کا اصلی معنی یہ ہے جس (دہریہ سمجھ) شخص کا یہ گمان ہے کہ خداوند تعالیٰ ....

[illegible]

مکتوبات امیر المومنین

۱۔ شہادت کی تعریف اور شہید کون ہوسکتا ہے

جواب۔ شہید وہ ہے جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جان دے جو اپنے مال۔ عزت آبرو بچانے پر مارا جاوے وہ بھی شہید ہے مبطون۔ مطعون۔ غرق جو ہدم کے نیچے آوے وہ بھی شہید ہے۔

(۲) امام حسین علیہ السلام نے شہادت پائی ہے یا نہیں۔

جواب۔ امام حسین علیہ السلام مظلوم شہید ہیں جن سے دہوکا کیا گیا تھا اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے۔ اعلاء کلمۃ اللہ اور عزت آبرو کے لئے ہی شہید ہوئے۔

(۳) امام حسین کی شہادت کا ثبوت ۔ امام حسین اور یزید کے درمیان جنگ ہونے کی وجہ۔ محرم کے دنوں میں خوشی کرے یا غمی کرے۔

جواب۔ امام حسین کی شہادت ۔ انتم شہداء اللہ فی الارض کے باعث ہزارہا اولیاء اللہ اور علماء ربانی کی تحریر و تقریر سے ثابت ہے یزید پلید کی بالمقابل تباہی اور گمنامی اور اس سے کہ اس کا نام اُمّتہ خیر الامم نے مقدس لوگوں میں پھر نہ لیا ثابت ہے۔ یہ امر بڑا تفصیل طلب ہے۔ محرم کے ایام میں یہ طرز اظہار جوش و حزن کا بدعت ہے۔ صحابہ و تابعین و تبع تابعین وائمہ دین سے اس کا ثبوت ہرگز نہیں۔ اہل کوفہ نے نصرۃ و امداد کا وعدہ دے کر امام کو بلایا جب یہ کوفہ پہونچے تو اہل شام کے ڈر میں آکر کوفیوں نے معاہدہ کو بالائے طاق رکھ کر غداری کی۔ والسلام ۔ نورالدین۔

ہدایت کے لئے پانچ چیزیں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لی ہیں آپ کے پیش کرتا ہوں۔

اوّل استغفار۔ دوّم لاحول ۔ سوّم درود شریف چہارم الحمد شریف۔ پنجم قرآن کریم اور یہ سب بلحاظ معنے پڑہنا اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں جو ہے یہی ہے۔ عملدرآمد کے غنیۃ الطالبین فتوح الغیب ہر دو السید عبدالقادر الجیلانی کی ہی میں یہ ہے جو ہم چاہتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم ۔ (نورالدین)

(۳) بنے ہوئے روزگار کو ترک نہ کرنا چاہیئے ہاں جنا ہوا رزق کا نہ ہوا تو اور تلاش کرو۔ آپ عموماً استغفار سے کام لیں نورالدین دودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ لوگ باوجود اس کے گھاٹے میں رہتے ہیں کیونکہ سب خریدار قیمت نہیں دیتے۔ نورالدین

صاحبزادہ میرزا محمود احمد

میرے مکرم مہربان کو سینہ میں عشق و عرفان کا ایک دریا ہے جو موجزن ہے کبھی کبھی جو سوتی اگل دیتا ہے تو دل مست انتظار ہو جاتا ہے ع۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

یہ بالکل غلط ہے کہ ایسی شاعری تضیع اوقات ہے۔ وہ سٹیم جو عملی زندگی کے لئے درکار ہے اس کے لئے جو آتش درکار ہے وہ انہی لعل پاروں میں مخفی ہے۔

میں نے جس دن سے ہے پیارے ترا چہرا دیکھا
پھر نہیں اور کسی کا رُخ زیبا دیکھا

سچ کہوں گا کہ نہیں دیکھی یہ خوبی اُن میں
چہرۂ یوسف و انداز زلیخا دیکھا

خاک کے پُتلے تو دنیا پہ بہت دیکھے تھے
پر کبھی ایسا نہ تھا نور کا پُتلا دیکھا

جب کبھی دیکھی ہیں یہ تیری غزالی آنکھیں
میں نے دنیا میں ہی جنت کا ہے نقشا دیکھا

تیرے جاتے ہی ترے خیال چلے آتے ہیں
تیرے جانے میں بھی آنے کا تماشا دیکھا

تیری آنکھوں میں ہے دیکھی ملک الموت کی آنکھ
ہے جو ہاتھوں میں ترے دست قضا کا دیکھا

مشتری بھی ہے ترا مشتری اے جان جہاں
اُس نے جس دن سے ہے تیرا رُخ زیبا دیکھا

اپنی آنکھوں سے کئی بار ہے سورج کا بھی
پتا اُلفت میں تری میں نے پگھلتا دیکھا

دیکھ کر اس کو ہیں دنیا کے حسین جھکے لئے
کیا بتاؤں کہ ترے چہرہ میں ہے کیا دیکھا

تیری غصہ بھری آنکھوں کو جو دیکھا میں نے
حور کی آنکھ میں دوزخ کا نظارہ دیکھا

ہنستے دیکھا جو کبھی تیرا ہلال ابرو
پارہ ہائے جگر شمس کو اڑتا دیکھا

ظلم کرتے ہو جسے کہتے ہو شفق پھولی ہے
تم نے عاشق کا ہے یہ خون تمنا دیکھا

فراق جانان

(از ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیّر طالب علم ٹریننگ کالج لاہور)

واعظ کو کیا خبر ہے کیا علم مولوی کو
دردِ دروں کی میرے اطلاع نہیں کسی کو

راتیں کٹتی ہوں جسکی جاناں کے درد و غم میں
وہ جانتا ہو جانکی عاشق کی جاں کنی کو

تھا مہربان اپنا وہ دلبر یگانہ
بھرتا ہوں سرد آہیں کر یاد میں اسی کو

دل دینے پر جو آئے دلدار آزمائے
اس نقد دل کا لیکن پایا امین اسی کو

اشکوں کا میرے پانی باد صبا تو لیجا
اُس گل کی جا کے دینا ہر ایک پنکھڑی کو

میرے لئے مقدم مصحف ہے روئے جاناں
پڑہتا ہوں بعد ناصح مسلم کو ترمذی کو

نیچی نگہ سے انکی اپنی ہیں نیچی آنکھیں
کرتا ہوں یاد ہر دم اس چشم نرگسی کو

زر ہے نہ سر ہے آخر کیا تحفہ ان کو بھیجوں
لیجا نسیم سحری اس میری بے بسی کو

دم کیا اشارہ اُن کا کافی تھا زندگی کو
رُخ دیکھا جسنے اُن کا بھولا وہ ناصری کو

پیش از وصال مشکل گو ہے وصال جاناں
ملتے ہیں آکے لیکن رویا میں احمدی کو

جس آنکھ نے ہو دیکھا جلوہ روئے تاباں
زیر نگہ وہ لائے کب حور کو پری کو

جاناں تمہارے موہنہ سے نیّر میں نور چمکا
کیا موہنہ تھا ورنہ اس کا پاتا جو روشنی کو

المفتی

سوال۔ ایک آدمی فوت ہوگیا ہے اسکی جائیداد کے دو آدمی وارث ہیں اور ایک وارث کی زوجہ کو وقت زندگی میں خفیہ طور سے کچھ مبلغات دے گیا ہے کیا وہ مبلغات کا لینا عورت پر جائز ہے یا نہیں۔

جواب ۔ وہ مبلغات اس عورت کو جائز ہیں ان مبلغات کی تحقیق کرنا لغو ہے کسی وارث کا اس روپیہ سے تعلق نہیں وہ علیحدہ ہو

سوال۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز کے بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ مجدد الف ثانی صاحب بھی اپنے وقت کے امام تھے ان کی بھی مخالفت ہوئی کفر کے فتوے بھی جاری ہوئے تھے انہوں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو نماز کے بارہ میں کیا فرمایا تھا۔

حضرت مجدد نے علماء کو نصوص دین اور سخت برے لفظوں سے

ایڈیٹوریل

ایشور جیو اور پرکرتی کا سمبندھ

یہ ایک مضمون ہے جسے مہاشہ [illegible] جی۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ آریہ سماج لاہور کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر پڑھا جن خیالات کا اظہار معزز سپیکر نے اپنے مذہبی عقائد کے لحاظ سے کیا اس وقت مجھ کو ان سے بحث نہیں بلکہ میں صرف اس افتراء کی تردید کرتا ہوں جو اس شخص نے بلا کسی کافی تحقیق کے مقدس اسلام پر باندھا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ بائبل اور قرآن کریم کی ایک تعلیم ہے "چھ ہزار سال کے قریب کا عرصہ گذرا کہ خدا نے اس ہنگت کو نیستی سے بنایا۔"

یہ بالکل جھوٹ ہے اہل اسلام کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ دنیا چھ ہزار برس سے ذات الٰہی سے پیدا ہوئی بلکہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ جب سے خالق ہے تب سے مخلوق ہے ہاں مخلوق ہونے کے سبب سے مؤخر ہے ہاں موجودہ آدم چھ ہزار برس گذرے کہ پیدا ہوا تھا مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے پہلے کوئی آدم نہیں ہو چکا یا اس سے اول کوئی اور مخلوق الٰہی نہ تھی ضرور تھی۔

۲۔ آدم کی پسلی میں سے حوا کو بنا کر دونوں کو بہشت میں رکھا پسلی میں سے نکالنے کا مطلب جو آپ سمجھے ہیں وہ ہرگز نہیں اور بہشت سے بھی باغ عدن مراد ہے نہ وہ بہشت جہاں مر کر مؤمنین جانے والے ہیں۔

۳۔ "شیطان جو ایک وقت میں فرشتہ تھا" محض جھوٹ۔ کذب۔ بہتان۔ اور افتراء۔ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے کان من الجن ففسق عن امر ربہ۔ وہ تو جن تھا

۴۔ شیطان نے بہکایا جس پر خدا نے دونو (آدم۔ حوا) کو غضب میں آکر بہشت کی چار دیواری سے نکال دیا اور زمین پر پھینکدیا۔ لاحول ولا قوۃ۔ اس بے لگامی کی کوئی انتہا بھی ہے بس شبدیز قلم کذب کی روسیاہی لئے ہوئے بلا دیکھے نشیب و فراز کے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ سنیئے جناب! اللہ تعالیٰ نے غضب میں آکر آدم و حوا کو ہرگز نہیں نکالا بلکہ یہ نکالنا بطور انعام تھا چنانچہ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں اس قدر ترقی ہوئی اور نسل انسانی ایسے ایسے انعامات سے بہرہ ور ہوئی جو لغزش بحالت نسیان تام بلغوائے کلام (فنسی ولم نجد لہ عزما) آپ سے ہوئی اس کے متعلق فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم فرما کر پھر ارشاد کیا ہے۔ اھبطوا منہا پس یہ سزا نہیں اور نہ اھبطوا سے مراد آسمان سے زمین پر پھینکنا ہے بلکہ یہ تو ویسا ہی ہے جیسے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو کہا۔ اھبطوا مصرا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ وہ زمین پر ہی تھے اور رہ گیا "من الظالمین" میں لفظ ظالم تو بھی یہ وہم نہ ہو کہ آپ کی شان برگزیدگی میں اس سے کچھ فرق آتا ہے کیونکہ دوسرے مقام اللہ تعالیٰ نے فرما چکا ہے کہ میرے بندوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو نفس پر رضاء الٰہی کے لئے ظلم (جبر) کرتے ہیں۔ ثم اورثنا الکتاب الذی اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ۔

۵۔ ہم سب پاپی اور جہنمی ہیں۔ یہ بھی ان لوگوں کا قول ہو سکتا ہے جو ایسے خدا کے قائل ہیں جو توبہ کرنیوالے کی توبہ نہیں قبول کر سکتا ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ انسان نیک اور معصوم پیدا کیا گیا ہے پھر وہ اپنے اختیار سے بدکار بنتا ہے اور صرف انہی امور کی نسبت اس سے باز پرس ہوگی جن سے رکنے میں وہ مختار ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلناہ سمیعا بصیرا۔ انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا۔ یعنی ہم نے اسے اپنی راہ دکھا دی اب خواہ اس پر چلے اور ہمارا شکر گزار ہو خواہ اسے چھوڑ کر ناشکرا بنے۔

۶۔ محمد صاحب کی سفارش ان کی امت کے لئے بہشت میں داخل ہونے کا سرٹیفکیٹ ہوگی۔ یہ بھی غلط ہے آپ شفاعت کے معنے نہیں سمجھتے۔ جب تک کوئی شخص سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جوڑی دار نہیں بنتا۔ شفاعت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ پھر شفاعت تو اذن الٰہی پر موقوف ہے، اور وہ بھی مناسب موقعہ و محل۔ لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا وارد و تنزیل ہو چکا ہے۔

۷۔ خدا نے آدم و حوا کو جاہل اور کمزور کیوں پیدا کیا یہ کس جاہل نے آپ سے کہہ دیا ہے۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ ثم سوّٰہ ونفخ فیہ من روحہ وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلا ما تشکرون۔

۸۔ خدا نے کیوں شیطان کو قید یا قتل نہ کیا۔ داعی الی الشر نہ ہو تو پھر کسی انسان کو اس کی نیکی کا اجر کیلئے۔ نیکی کی قدر اور اس پر اجر اسی لئے ہے کہ باوجود ایک مخالف تحریک کے انسان نے اس پر عمل کیا۔ پھر شیطان کا کوئی زور و غلبہ آدم زاد پر نہیں جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ انہ لیس لہ سلطان علی الذین آمنوا .. .. اور آئتہ ما کان لی علیکم من سلطان .. .. خود شیطان کے معنے ہلاک ہونیوالی روح کے ہیں اور رجیم سے مراد بھی مقتول ہے۔ پس شیطان تو قتل ہو چکا۔ انبیاء کی بعثت بھی اسی غرض سے ہے اب جو خود شیطان کے گھر چل کر جائے اس کا کیا علاج۔

۹۔ ایک بات رہ گئی آپ پوچھتے ہیں "نیستی سے ہستی کیونکر ہو گئی" کیا آپ اس لامحدود ذات کی لامحدود طاقتوں کو گزوں سے ناپنا چاہتے ہیں ایاز قدر خویش بشناس جو پرمیشر بغیر آنکھوں کے دیکھتا بغیر کانوں کے سنتا ہے کیا وہ بغیر مادہ کے پیدا نہیں کر سکتا کیا پرمیشر اور انجنیئر یکسان قدر و منزلت رکھتے ہیں جو اس کی مثال اس سے دیتے ہو۔ چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ فلا تضربوا للہ الامثال

آریہ مسافر کی ہرزہ درائی

آریہ مسافر کے نام میں ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ سے کام لینے والے ہوں اسلام کی صداقت کا ایک نشان موجود ہے لیکن یہ لوگ ایسے شوخ ہیں کہ پھر بھی بے جا اور دل دکھانے والے اعتراض کرنے سے باز نہیں آتے۔

جنوری کے رسالہ میں ایک فقرہ لکھا ہے "حضرت محمد صاحب جس بے بسی اور بے کسی کے عالم میں اپنی بہت کمسن اور پیاری چاہتی عائشہ سے موت کے ظالم فرشتہ نے جدا کیا ہے وہ تواریخ دان سے مخفی نہیں ہے"

ہم نے تواریخ کے صفحوں کو الٹ کر دیکھا ہمیں معلوم نہ ہوا کہ وہ مقدس انسان جو تمام عرب کا خود مختار حکمران ہے جس کی حکومت کا دائرہ نہ صرف ظاہری ممالکت تک ہے بلکہ کشور قلوب تک پہنچ چکا ہو کیونکر ایک بے بسی کے عالم میں فوت ہوا وہ جس کے دشمن ہاں بڑے بڑے فراعنہ دشمن اسکی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو چکے ہوں جو اپنے ارادوں میں کامیاب ہوا ہو جو اپنی زندگی کا مشن پورا کر چکا ہو۔ جسے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اور اذا جاء نصر اللہ والفتح و رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کی ندا آ چکی ہو اور جسے اختیار دیا گیا ہو کہ خواہ وہ دنیا میں کچھ مدت اور رہے خواہ اپنے حبیب کے پاس چلا آئے تو اس نے اپنے محبوب کے پاس جانا پسند کیا ہو کیا اسکی موت حسرت و اندوہ کی موت ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں موت ان لوگوں کے لئے دکھ اے نادان آریہ! خوفناک ہو سکتی ہے جو آنیوالے عالم کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ جو صدہا برس کتے بلی کی جونوں میں چکر کھاتے پھرتے ہیں جن کو دائمی مکتی نصیب نہیں ہو سکتی بلکہ مکتی پا لینے پر بھی یہ خوف رہتا ہے کہ ابھی پرمیشر کے پاس روحوں کا ذخیرہ ختم ہوا اور اس نے مجھے پھر اسی دار المحن میں روانہ کیا اور ان لوگوں کیواسطے تو عین راحت ہے۔ جو مرنے کے بعد ابدالآباد کی زندگی کے وارث ہوتے ہیں جن کا خدا ایک رحیم خدا ہے جو انہیں ایسی ایسی نعمتیں دیتا ہے جن کا ظہور اس تنگنائے دہر میں مطلق نہیں ہو سکتا۔

ثناء اللہ کی کم فہمی

امرتسری اہلحدیث کا مشہور مخالف انبیاء کی عصمت کی نسبت اپنا عقیدہ ظاہر کرتا ہے کہ اس پر کوئی نص صریح نہیں۔ پھر یہ ان کمر نہین بلکہ ہذا من عمل الشیطن لکھکر یہ ہی بتا گیا ہے کہ موسیٰ ؑ نے ایک وقت معاذ اللہ شیطانی حرکت کی۔ اصل مین یہ مامورین اللہ کی مخالفت (جس کا نتیجہ قلب پر مُہر لگ جانا ہے) اور قرآن مجید مین عدم تدبر کا نتیجہ ہے ورنہ تہوڑے سے تامل سے یہی معلوم ہوسکتا ہے کہ من عمل الشیطن تو مخاطب کو فرمایا ہے یعنی اے نادان مخالف یہ تیری شیطانی حرکت ہے جکی مین نے یہ سزا دی۔ بے شک شیطان صریح ہلاک کرنے والا دشمن ہے ان معنون پر بڑا بہاری قرینہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے پہلے وکذٰلک نجزی المحسنین فرماکر بتا چکا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام محسن (نیکوکار تھے) پس اس سے آگے کسی ایسے قصے کا بیان ہونا چاہیئے جس مین ان کی کسی نیکی کا بیان ہو نہ کہ جرم کا۔ پھر جناب الٰہی کی طرف متوجہ ہوتے ہین کہ اے میرے رب مین نے تیری رضا کے لئے اپنے تئین مُصیبت مین ڈالا ہے اب تو میری حفاظت کر چنانچہ اس نے حفاظت کی اور دشمن کے ضرر سے بچالیا واقعی بات یہ ہے کہ اللہ حفاظت کرنیوالا ہے اور نیک عملون پر نیک ثمرات دینے والا ہے۔ یہ ہین معنے رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی فغفرلہ انہ ھو الغفور الرحیم کے۔

تعجب کہ تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن تو لکھ ڈالی مگر اتنا نہ سمجھے کہ برگزیدہ گروہ ظالم لنفسہ بھی ہوتا ہے یاد کیجئے یہ آئت ثم اورثنا الکتاب الذی اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ مولوی فاضل صاحب مین ادب سے عرض کرونگا کوئی ضروری نہیں کہ آپ خواہ مخواہ ہی ہر بات کی مخالفت کرین یہ معاملہ ہمارا یا آپ کا ذاتی نہین ملکہ انبیاء علیہم السلام کی عصمت کا مسئلہ ہے پس کیا ضرور ہے کہ آپ اپنی بات کی پچ کے لئے حضرت موسیٰ کو گنہگار ثابت کرنے پر کمر باندھ لین بعض وقت اپنی غلطی کا تسلیم کرلینا ہی شان شرافت و نجابت کو قائم کردیتا ہے۔

پھر آپنے ایک حدیث کے معنون مین ٹھوکر کہائی ہے۔ اہل حدیث کہلا کر یہ جہالت۔ آپ ما من مولود یولد کے حصر کو حصر اضافی کیون نہین قرار دے لیتے۔ جب کہ یہ بمقابلہ مریم وابن مریم واقعہ ہُوا ہے اس صورت مین استثنا منقطع ہو گا پس جن کو شیطان مس کرتا ہے وہی مولود ہون گے جو مریم وابن مریم کی صفات رکھنے والے ماموران الٰہی کے مخالف ہین صفات رکھنے والے مین نے اسی لئے کہا کہ بحکم آئت ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ * ولا نفرق بین احد من رسلہ۔ کل انبیاء بمنزلہ شخص واحد ہین باقی رہی مریم وابن مریم کے نام کی تخصیص سو وہ اس لئے ہے کہ ان کی ولادت کے متعلق یہود خصوصیت سے تہمتین لگاتے تھے سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن مریم شیطانی ولادت سے اپنے دوسرے بہائیون (نبیون) کی طرح پاک ہے۔

یہ معنے مین نے اپنی طرف سے نہین کیئے بلکہ الحمدللہ کہ اکابر مفسرین اس مسئلہ مین مجھ سے متفق ہین۔ چنانچہ کشاف مین ہے کل مولود یطمع الشیطان فی اغوائہ الا مریم وابنہا فانہما کانا معصومین وکذٰلک کل من کان فی صفتہما لقولہ تعالیٰ لاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلصین یعنے صرف ابن مریم کی تخصیص نہین بلکہ جو ان دونون کی صفت مین ہو وہ بھی اس آئت الا عبادک منہم المخلصین کے روسے اس وعدہ مین داخل ہے خود اسی بخاری کی حدیث مین ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنی اہل پاس یہ دعا مانگ کر جائے۔ بسم اللہ۔ اللّٰھم جنبنا الشیطن وجنب الشیطن ما رزقتنا۔ اگر ولد مقدر ہوگا لم یضرہ الشیطان ابداً۔ شیطان اسے بالکل ضرر نہ دیگا مجھے اُمید ہے کہ آپ ایک خداترس دل لیکر اس تحریر کو پڑہین گے اور اپنی رائے پر نظر ثانی فرمائین گے۔

(کمیونیکیٹڈ)

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

مندرجہ عنوان فقرے کے مصداق وہ لوگ ہین جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ کر بدعت کے طور پر اپنی طرف سے انواع واقسام کے اوراد و وظائف۔ چلہ کشی۔ حبس دم۔ رہبانیت وغیرہ وغیرہ۔ اسقاط اور قل۔ چوتہا۔ چالیسوان عشرہ گیارہوین وغیرہ وغیرہ ایجاد اور اختراع کرکے اصل اسلام اور سنت نبوی مین افراط و تفریط کرکے ختم نبوت و رسالت کو توڑ پہوڑ کر گویا خود ایک قسم کی نبوت و رسالت کے مدعی بن کر اشاعت بدعات مین سرگرم رہتے ہین اور حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام کو جو افراط و تفریط کو دور کرکے اصل اسلام اور سنت نبوی کا چہرہ دکھلا کر غیرون کو بھی شرمندہ کررہے ہین اور اس جزیلی سڑک سے جو تیرہ چودہ سو سال ہوئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی محنت اور مشقت سے تیار فرمائی تھی کوڑا کرکٹ اور کنکر پتھر پرے پھینک کر صاف کررہے ہین ملزم قرار دیکر عوام کو بھڑکاتے ہین کہ دیکھو مرزا صاحب نے خاتم النبیین کی ختم رسالت کو توڑ کر نئی نبوت اور رسالت کا دعوےٰ کیا ہے حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

ہاں ملہم ہستم و ز خداوند منذرم

اصل بات یہ ہے کہ انہون نے شاید ختم رسالت کے معنی ہی نہین سمجھے مین غلطی کہائی ہے یا دیدہ و دانستہ لوگون کو دہوکا دینے کی کوشش کرتے ہین۔ پہلی نبوتین اور رسالتین تو صرف قوم قوم کے لئے تہین اس لئے ان مین ہدایات بھی مختص القوم اور مختص الزمان ہی نازل ہوتی رہین۔ کما حقہ اور کما ینبغی تکمیل نبوت یا یون سمجھو کہ انسانی کمالات اپنی نہائت اور غائت کو نہ پہونچے بلکہ کسی کسی شاخ کی اصلاح اور درستی ہوتی رہی اسی لئے تو وہ نبوتین کامل اور مکمل نہ تھین اُن کے عہد مین لوگون کو براہ راست بھی بارگاہ الٰہی مین راہ و رابطہ ممکن او رشدن تواند بہا اور مکالمہ و مخاطبہ و الہام و بشرات وغیرہ سے لوگ مستفیض ہوسکتے تھے حتیٰ کہ بعض عورتین بہی اُس زمانہ مین ملہم من اللہ ہو گذری ہین۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مین ختم نبوت یا بالفاظ دیگر انسانی پودا اپنے کمال پر پہونچ گیا۔ اب بغیر مُہر محمدی کے کوئی لاکھ جتن کرے ربانی دربار مین باریابی محال اور ناممکن محض ہے خدا کے لئے اس کے یہ معنے نہ سمجہنا کہ اب ہر ایک قسم کا فیض آسمانی زمین پر نازل ہونا بند اور موقوف ہوگیا ہے اس حساب تو پہلی نبوتون اور رسالتون سے بھی گئی گذری ہوتی کیونکہ جس بات کی فضیلت ہے وہ تو صرف وحی الٰہی اور مخاطبہ و مکالمہ وغیرہ ہی ہوسکتا ہے جب وہ ہی بند اور موقوف ہوگیا تو فضیلت اور سرداری کیسی بے فیض چشمہ ہوا اور خشک نالہ۔ توبہ توبہ ایسے گندے عقیدے سے اللہ تعالیٰ بچاوے اب تو بڑھ چڑھ کر ہر قسم کے فیضان آسمانی نازل اور صادر ہوسکتے ہین مگر فنافی الرسول ہو کر بروزی رنگ مین صوفیائے کرام کی کتابین پڑھ کر اطمینان کرلین ہان براہ راست بغیر مہر محمدی یعنی اتباع کامل محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے فیض کا دروازہ بند ہوچکا ہے یہ معنی ہین خاتم النبیین کے۔ اب تا قیامت کوئی ایسا شخص نہین ہوسکتا جو صاحب شریعت ہوکر نئے احکام لائے وگرنہ ماتحت اور پورا پورا متبع ہو کر پہلے فنافی الشیخ اور پھر فنافی الرسول بعدہ فنافی اللہ بہی ہوجانا ممکن ہے۔ خشک وہابی۔ یا تبرہ باز شیعہ نہ مانے تو نہ مانے صوفیائے کرام کو ماننے والے تو کسی طرح سے بھی انکار نہین کرسکتے ہان حضرت مرزا صاحب کی ضد سے اپنے مسلمات کیسے ہی انکار کرکے اپنے پیشواؤن کو بھی مورد طعن بناوین تو وہ دوسری بات ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے تو بار بار اپنی تصانیف مین تحریر فرمایا ہے۔ کہ بارہ مین کوئی تشریعی نبی یا رسول نہین اور یہ بات ناممکن بھی ہے لیکن بروزی رنگ مین مظہر انبیاء ہون اور بس

اقتباس الصحائف

بے غیرتی کی حد ہوگئی

تمہیں صورت شاہانی ہو بہنو!
تمہیں صورت مہربانی ہو بہنو!
تمہیں عیش و عشرت کی بانی ہو بہنو! ۞ تمہیں اور نشاط جوانی ہو بہنو!
پری تم ہو دیوانہ تم پر جہان ہے ۞ ہو تم شمع پروانہ تم پر جہان ہے
(آریہ گزٹ)

گیہوں کی پیداوار کو بہت زیادہ بڑھانیکی ترکیب

روسی فوج کے ایک جرنیل ہیونسکی نامی نے کئی تجربوں کے بعد اس ترکیب سے گیہوں کے ایک ایک دانہ سے انیس ہزار چھ سو اسی تک پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے اور گیہوں کا پیڑ چند ماہ کا فصلی پودا رہنے کی بجائے کہ جو جلدی پیدا ہوتا اور ختم ہوجاتا ہے ایک ایسے درخت کی شکل اختیار کرلیتا ہے کہ جو کم سے کم دو سال تک رہے اور غلہ دیتا رہے اور ممکن ہے کہ اسی طرح تجربہ کرنے رہنے اور اسکی نسل کو بڑہاتے جانے سے اس عمر کا عرصہ اور بھی زیادہ بڑھ جائے یہ ترکیب مختصر الفاظ میں اس طرح پر ہے کہ گیہوں کا دانہ بجائے موجودہ طریق پر بونے کے ایک فٹ سے لیکر ڈیڑھ فٹ تک یعنی ایک ہاتھ یا ہاتھ بھر یا نصف گز گہرے سوراخ کی تہ میں کہ جو مخروطی شکل کا یعنی اوپر سے چوڑا اور نیچے سے تنگ بویا جاتا ہے اور اس پر صرف اس قدر مٹی ڈالی جاتی ہے۔ کہ جس سے بیج ڈھک جائے۔ جب یہ بیج اگتا ہے اور مٹی سے اوپر اسکی شاخ نظر آنے لگتی ہے۔ تب پھر اس پر مٹی ڈالی جاتی ہے کہ جس سے وہ انکر چھپ جاوے۔ اس کے بعد جب پھر یہ انکر مٹی سے باہر نکل آتا ہے تب دوبارہ اس پر مٹی ڈالدی جاتی ہے اور یہ امر لگاتار کئی مرتبہ تک جاری رکھا جاتا ہے حتی کہ وہ سارا گڑھا مٹی سے بھر جائے۔ تب آخر کار یہ پودا کثرت سے شاخوں میں پیدا ہوتا ہے اور بہت سے بھٹے دیتا ہے ایک موسم کے بھٹے پک جانے پر وہ کاٹ لئے جاتے ہیں مگر پودا بدستور کھڑا رہنے دیا جاتا ہے حتی کہ مختلف فصلوں میں وہ بیج دیتا رہتا ہے اگر کوئی صاحب اپنے طور پر اسی طرح تجربہ کرکے دیکھیں اور اسے مفید پائیں۔ تو ہمارے پاس اس کا حال بغرض اشاعت ارسال کریں۔

ریوٹر عدن سے تار خبر دیتا ہے کہ ملاّ سومالی لینڈ قبائل وارسنگلی دلسغوری کو تنگ کر رہے ہے قبیلہ کے لوگ کرو زفلومیل پر چڑھ آئے اور تحفظ کے ملتجی ہوئے اس پر فلومیل نے چھوٹی توپوں سے چند فیر کرکے ملاّ کے آدمیوں کو منتشر کردیا۔ کہا جاتا ہے کہ وارسنگلی قبیلہ کے بہت سے لوگ ملاّ سے مل گئے ہیں فلومیل نے حکومت انگریزی کے) دوست قبائل کے ۰ ۹ آدمیوں کو وہاں سے لے جاکر دوسری محفوظ جگہ میں خشکی پر اُتار دیا۔ اس وقت کل آمدی سپاہ جس کی تعداد دو ہزار ہے برابر پہنچ چکی ہے۔

عالیجناب سرجان ہیویٹ بالقابہم لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کو ان دنوں دوران قیام آگرہ میں صبح کی سیر و تفریح کے وقت ہز آنر کو ایک ناگوار حادثہ اس طرح پیش آیا۔ کہ آپ کی بائیسکل ایک چھکڑے سے ٹکرا کر گری اور ہز آنر کے سر میں ایسی سخت ضرب آئی جس سے بے اختیار خون جاری ہوگیا۔ اتفاق سے ایک ایڈیکانگ کے سوا کوئی رفیق یا ملازم اس وقت کے ہمراہ نہ تھا اور یورپین ایڈیکانگ بھی شائد دور نکل گیا یا پیچھے رہ گیا تھا اس لیئے فی الفور مدد کو نہ پہونچ سکا۔ اور ہز آنر کو سنبھالنے کا خوشگوار و قابل فخر فرض ایک خوش نصیب دلیسی عورت کے حصہ میں آیا جو حسن اتفاق سے اس موقعہ پر موجود تھی اس عورت نے محض انسانی ہمدردی کے جذبہ سے متاثر ہو کر نہ صرف کمال جرأت سے ہز آنر کو اٹھایا بلکہ اپنی چادر سے آپکے لباس کی گرد جھاڑی اور اسی کا ایک کونا پھاڑ کر آپکے زخم کا لہو پونچھا۔ غنیمت ہے کہ ضرب ایسی شدید نہ تھی جو خدا نخواستہ ہز آنر کو معاودت میں مانع آتی۔ مگر رخصت ہونے سے قبل آپنے اس عورت کی ہمدردی پر پانسو روپے کے گرانقدر عطیہ سے اظہار قدردانی فرمایا اور اس کی معمولی خدمت کے بدلے ایک ایسا فخر و ناز کا موقع اسے بخشا۔ جو اس کے خاندان میں کئی پشتوں تک یادگار رہیگا۔ اے کاش! انگریز حکام سرجان ہیویٹ کے اس طریق عمل سے دیسیوں کی قدردانی کا سبق لیں۔

مصر } میں اس وقت دو قابل ذکر حادث پیش آئے ہیں۔ اول جامع ازہر شریف کے طلباء کی ناراضی اور اسٹرائک اور دوم غازی مختار پاشا عثمانی ہائی کمشنر مصر کے بعض خاص اور کاذاتی کاغذات کی ضبطی جو عثمانی صدر اعظم کے حکم سے عمل میں آئی ہے۔ طلباء اپنی ضد نہیں چھوڑتے اس لئے جامع ازہر کے شیوخ اون کے مطالبات منظور کرنے سے منکر ہیں اور غازی مختار پاشا کا معاملہ ان کے بعض دشمنوں کی بیہودہ کوشش کا نتیجہ معلوم دیتا ہے۔ جنھوں نے انجمن اتحاد کو بھڑکایا۔ اور غازی کو بدنام کرنا چاہا ہے امید ہے کہ تحقیقات میں وہ بری الذمہ ثابت ہونگے

امریکہ } کے شامی تارکان وطن کی انجمن کے رشید مطران نامی ایک ممبر نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ ملک شام سلطنت عثمانیہ کے زیر اثر ایک نو آبادی اور خود مختار یہ ملک قرار دیا جاوے لیکن خاص اہل شام اس تجویز کے سخت مخالف ہوئے اور انہوں نے کہا۔ کہ ہم سلطنت عثمانیہ کے ناقابل انفکاک جز رہیں گے اور اس کو اپنی سعادت سمجھیں گے۔

ڈیو مڑ۔ طہران سے مطلع کرتا ہے کہ رشت میں سخت شورش ہوئی ہے۔ انقلاب پسندوں نے گورنر اور کئی دوسرے سرکاری افسروں کو قتل کرڈالا اور کناک کا ڈاک خانہ اور تار گھر جلا دیا۔ بازار بند ہیں۔ سپاہی روسی قنصل خانہ میں پناہ گزین ہیں۔

ڈیو ٹو۔ طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ چار سو سپاہی اور ایک توپ رشت کو روانہ ہوگی۔ خبر ہے کہ ایک پیاد تشیل انقلابی گورنمنٹ قائم ہوگئی۔ ممالک غیر کے باشندوں کی جان و مال محفوظ ہیں۔ تار کا سلسلہ ہنوز منقطع ہے۔

رسید کے ٹکٹوں کا جھگڑا } اس سے پہلے رسید کا ٹکٹ علیحدہ ہوتا تھا۔ لیکن پچھلے سال کی اصلاح کی رو سے ڈاک اور مال کے ٹکٹ ملحق کئے گئے ہیں۔ اگر ایک آنہ کا ٹکٹ نہ ملے تو آدھ آدھ کے دو ٹکٹ ہی لگانا جائز ہے لیکن ایک ایک پیسہ کے چار ٹکٹ اگر رسید پر لگائے جائیں۔ تو ناجائز سمجھا جاتا ہے۔ بعض تاجران نے اسی خیال سے کہ جیسے نصف آنہ والے دو ٹکٹ لگانا جائز ہیں تو پاؤ آنہ والے چار ٹکٹ بھی جائز ہوں گے۔ بہت نقصان اُٹھایا ہے۔

پارلیمنٹ کا افتتاح } آج سہ پہر کو پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا ملک معظم نے اپنے تخت کی تقریر میں کہا کہ میں برلن میں اپنے استقبال سے بہت محظوظ ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات عمدہ ہو جائیں گے جو خود ان ملکوں کے فوائد او امن عامہ کے لیئے اب ضروری ہے۔

دول خارجیہ سے میرے تعلقات دوستانہ ہیں اضلاع متحدہ کے ساتھ تصفیہ طلب امور طے ہوگئے۔ فرانس۔ اٹلی اور اسپین کے باہمی معاہدوں کی تجدید ہوگئی ہے ایران کی حالت بدستور اضطراب انگیز ہے۔ میری گورنمنٹ کا ارادہ نہیں ہے کہ ایران کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت کے اصول سے انحراف کرے لیکن ہماری رائے میں ایران کی حالت اس کی مقتضی ہے کہ ملک میں امن قائم کیا جاوے۔ کیونکہ موجودہ مشکلات کی وجہ سے روس اور برطانیہ کے تجارتی اور مالی فوائد خطرہ میں ہیں اس معاملہ پر دونوں گورنمنٹیں تبدیل آرا کر رہی ہیں۔ میں خوش ہوں کہ بلغاریہ

انتخاب الجرائد

نتیجہ ٹورنیمنٹ ۔ بٹالہ میں ڈسٹرکٹ ٹورنیمنٹ ہوئی پانچ ہائی اسکول تھے ۔ ان میں فٹ بال میں ہمارا ہائی سکول تعلیم الاسلام سیکنڈ رہا ۔ رسہ کشی میں اول رہا ۔ بال تھرو انگ میں فسٹ رہا اور ہمارے جمناسٹک ماسٹر مامون خان صاحب نے سات ورزش ماسٹروں کے مقابلہ میں اول درجہ کا انعام حاصل کیا ۔

انّ المساجد للّٰہ ۔ آج مقدمہ کپورتھلہ آخری عدالت سے خاکسار یعنی احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہو گیا اگرچہ ابتدائی عدالتوں سے بھی ہمارے حق میں فیصلہ ہوتا رہا مگر یہ آخری عدالت تھی اور آج ہم نے سات سال کے بعد اس مسجد میں نماز با جماعت ادا کی خدا تعالیٰ کا شکر اور اسی کا احسان ہے آج حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کی ایک پیشگوئی پوری ہوئی ۔ جماعت احمدیہ کپورتھلہ کے حق میں دعا فرماویں ۔

خاکسار حبیب الرحمن کپورتھلہ

زلزلہ ۔ ولائت سیواس (ایشیائی کوچک) میں متواتر زلزلے آرہے ہیں ۔ ۳۰۴ مکانات بالکل منہدم ہو گئے اور ۴۰۴ کو خفیف صدمہ پہونچے اتلاف نفوس کی پوری کیفیت ہنوز معلوم نہیں ہوئی

بنگال میں زلزلہ ۔ (کلکتہ ۱۸ فروری) للہر یا سرائے کا ایک تار مظہر ہے کہ کل شب کو دس بجے کے بعد یہاں زلزلہ کا ایک سخت جھٹکا محسوس ہوا ۔

ایران میں زلزلہ ۔ رائٹر طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ لورستان میں ۲۳ جنوری کو اس سے بھی زیادہ سخت زلزلہ آیا جو تاریخ مذکور پر سینا میں آیا تھا اور جس کی نسبت خیال ہوا تھا کہ یہ اس زلزلہ کا سلسلہ ہے جو یہاں سے ۲½ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے ۔ بہت مواضع تباہ ہوئے اور بہت سے دوسرے مواضع زمین کے ساتھ ہم سطح ہو گئے ۔

اس زلزلہ سے ۵ اور ۶ ہزار کے درمیان انسانی جانوں کا نقصان ہوا اور اس سے دو چند تعداد کے مویشی ہلاک ہوئے ۔ جو لوگ زندہ بچے ہیں بر جرد میں جمع اور حکومت سے امداد کے خواستگار ہو رہے ہیں (بعد کی خبر) آج صبح سمرنا میں زلزلہ کا سخت جھٹکا محسوس ہوا کئی مکانات منہدم ہو گئے ۔ مگر کسی جان کا نقصان نہیں ہوا ۔ آج صبح بمقام پورٹ ریکو بھی زلزلہ محسوس ہوا ۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا ۔

تھیٹر میں آتشزدگی ۔ کاپلکو کے تھیٹر کی آتشزدگی سے دو سو سے زیادہ آدمی ہلاک ہوئے ہیں ۔ اتلاف نفوس زیادہ تر بھیڑ کے گرنے سے ہوا جو غیر متوقع طور پر جلد گر گئی فائر مین اور دوسرے لوگ مجبور تھے وہ کچھ مدد نہ کر سکے اور تھیٹر اور آدمیوں کو جلتا دیکھا کئے ۔

تعزیری پولیس ۔ گورنمنٹ بنگال نے گذشتہ حادثہ کے سبب کے بعد سے تمام ان مواضع پر جو ایسٹرن بنگال اسٹنٹ ریلوے پر دونوں جانب بارکپور تک واقع ہیں تعزیری محصول قائم کر دیا ہے تاکہ ۵ بجے شام سے نصف شب تک لائن کی حفاظت ہو سکے لائن سے ایک ایک میل کے فاصلہ پر جتنے مواضع ہیں ان میں یہ محصول ہوگا ۔ اگر ضرورت ہوئی تو اس انتظام کی توسیع کنچر پاڑہ تک ہوگی پولیس کی تعیناتی کیلئے صاحب ڈویژنل انسپکٹر مواضع کا معائنہ کر رہے ہیں ۔

پشاور کی سڑک جمرود پر ایک فوجی گورہ مقتول پایا گیا اس پر زخم تلوار کے نمایاں تھے

لاہور کے شیخ عبد العزیز اور مسٹر پی این دتہ فیلو پنجاب یونیورسٹی چنے گئے ہیں ۱۲ امیدوار تھے

کھلنہ کی ڈاک کی ایک کشتی متصل نرائن گنج ٹکرا کر ڈوب گئی ۔ ۱۵ ۔ ۲۰ آدمی بھی ضائع ہو گئے ہیں ۔

ڈاکٹر منرو صاحب سول سرجن سیرامپور موٹر کار حادثہ سے اچھل کر زمین پر آپڑے جان بچ گئی ۔

جموں کی خبروں سے ظاہر ہے کہ سرکار حضور مہاراجہ صاحب بہادر ابھی تک کلکتہ کی سیر سے واپس نہیں آئے اور تحقیق نہیں ہے کہ کس روز رونق افروز دار الریاست ہوں گے یہ بات بہت افسوس کی ہے کہ عالیجناب سر راجہ امر سنگھ صاحب بہادر کی طبیعت بہت علیل چلی آتی ہے اگر ایک روز کچھ آرام ہوتا ہے تو دوسرے روز پھر صحت بگڑ جاتی ہے

تحصیل لیہ کا مظفر گڈھ ضلع میں ملحق کیا جانا یکم اپریل کو دو گونہ آورگا طے پایا ہے

سر راجہ امر سنگھ صاحب بہادر کو آرام ہے تبدیل آب و ہوا کیلئے جموں سے رام نگر کو تشریف لے گئے ۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۳۰۴۲۰ فوتیاں ہوئیں بمبئی میں ۵۵ ۔ صوبجات متحدہ ۴۷۴ ۔ پنجاب میں ۵۰۷ ۔

روضہ تاج آگرہ میں جو فانوس لٹکایا گیا ہے مصری کاریگر تدروس بہادر نے دو سال میں تیار کیا ہے ۔ بمبئی میں تجارتی تعلیم کی کوٹھی ایک فیکلٹی قائم کرنا منظور ہوا ۔ اس پر ۹ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا ۔

کرنل فریس پولیٹیکل ایجنٹ کولہاپور کے قتل کی سازش کے مقدمہ میں دو ملزم رہا کئے گئے ۔ باقی دونوں کو سات سات سال قید سخت کی سزا ملی اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ علاوہ ہے ۔

حضور نظام چالیس گاڑیوں کی سپیشل ٹرین میں بمبئی پہونچے ان کے ساتھ پانسو خدام کی بھیڑ بھاڑ ہے ۔

بدھوار کی رات کو لہریا سرائے میں دس بجے کے بعد بھونچال کا ایک زور دار دھکا محسوس ہوا

بانکی پور میں بینک بنگال کی شاخ کا ایک ملازم رامداس جعلی سکہ کے جرم میں سشن سپرد ہوا ۔

کلکتہ میں نیشنل جوٹ ملز میں سخت آگ لگی ۱۵ لاکھ کا نقصان اندازہ کیا گیا ہے ۔

حالت ایران ۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ طہران بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ شاہ کا بھائی شعاع السلطنت جو یورپ سے واپس ہو کر شطا پہونچا تھا اسکو انقلاب پسند اٹھا لے گئے اور اب اس کے فدیہ میں ہزار پونڈ طلب کرتے ہیں ۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف جس کے جواب پر دس ہزار کا انعام مقرر ہے اسکی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں مجلد ۱۲ روپے غیر مجلد ۱۰

درثمین ۔ حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں ان کا مجموعہ مجلد ۸ غیر مجلد ۶

شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب قیمت ۲/

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفاۃ مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت ۶/

سر الشہادتین ۔ (مصنفہ فاضل امروہوی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورۃ یٰسین سے قیمت ۱/

القول الصحیح ۔ اردو نظم میں مسیح کے دعاوی کا ثبوت ۱/

البرہان الصریح ۔ پنجابی نظم میں ۱/

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں قیمت ۸/

غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے ۳/

فتح الدین ۔ پنجابی نظم ۔ مدلل وفات مسیح میں ۴/

سور کھہ سیدھ ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں انکا جواب ۱/

چشمہ مسیحی ۔ حضرت کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی ۳/

قرآن شریف مترجم ۔ از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف کہا جاتا ہے ۔ قیمت ۸/۱۲

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہائت عجیب ۱/

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین ۲/

جنگ مقدس ۔ عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مشہور مباحثہ ۸/

شری نہہ کلنک اوتار ۔ حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اسکا ثبوت ۸/ کرشن لیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت ۱/

سیر پرند ۔ تمام شکاری پرندوں کی صحیح معلومات کا ذریعہ با تصویر عمدہ کتاب ۱۲/

اوامر و نواہی قرآن کریم جسمیں چہل احادیث بھی شامل ہیں ۔ مترجم سید عبد الحی کی تصنیف پسندیدہ حضرت امیر المومنین جن کی عمر صرف ۹ ۔۔۔ /

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

سالم الحروف روپے کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے۔ تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید ثابت ہوا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جس کے علاج سے طبیب عاجز آجاتا ہے۔ اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا پاجاتا ہے۔ دماغ - دل حافظہ جگر - معدہ - گردہ - مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب وغریب طور پر موثر ہے۔ نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا معین ہے کہ کتنا ہی کام کرو۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قویٰ اور اعضائے رجولیت کی ساری ضرورتوں کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں چھوڑتا اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ نایاب خالص باوزن روپے کا کشتہ کئی پشتوں سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور تمام نقوش اور حروف پڑھے جا سکتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے۔ کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے۔ اس کے طیار کرنے میں کوئی دھات کسی قسم کی ہرگز استعمال نہیں کی جاتی۔

اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دیں اور ثابت کر دیں کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیوں سے طیار ہوتا ہے۔ ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ شامل ہوتا ہے۔ قیمت فی روپیہ پانچ روپیہ - نصف روپیہ پہ تین روپیہ ۱۲؍ - چہارم ۱ ؏ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد۔ سوہا بازار ڈاکخانہ ڈبی بازار لاہور

تیس برس کی جانفشانی کا سرمایہ

یعنی عجیب و غریب گلدستہ مجربات نسخہ جات نادر الوجود و اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیوں تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہیں یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلوں اور پہاڑوں کی سیاحت کا نتیجہ ہیں صد ہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخوں کو جو ہر شہر اور ہر دیہات میں کوڑیوں کے مول تیار ہو سکتے ہیں قلمبند کیا گیا ہے کمزوری ناطاقتی - جریان - آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخوں کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعویٰ ہے کہ ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہیں جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اس سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائے خیر سے مصنف کو یاد کرو۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصول ۲؍ ڈاک

المشتہر

مینیجر پبلک بک ایجنسی لاہور۔ اندرون دہلی دروازہ

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسو گند گفتم کہ زر مغربی ست ٭ چہ حاجت محک خود بگویند کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں۔ مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو۔ تو محصول ڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں

المشتہر

مولوی محمد یٰسین احمدی داتہ - مانسہرہ - ہزارہ

نوٹ - یہ ممیرا دفتر بدر سے بھی اسی قیمت سے درخواست آنے پر روانہ ہو سکتا ہے

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے؟

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کروا کر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والوں نے بھی پسند کیا ہے۔ قیمت چار روپے۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں۔ تو نصف قیمت پر واپس لے لی جاوے گی اس بئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا۔ بہت جلد منگائیے۔

المشتہر

امراؤ نگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیوا سٹریٹ دہلی

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ سرمہ حضرت مولوی صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوتا ہے ممیرا قسم اول عہ - قسم دوم سے سرمہ قسم اول ۲؍ - ثانی ۱؍ سوم عہ - علاوہ ازیں لنگی پشاوری و کلاہ ہر قسم زری و سادہ بھی موجود ہے۔

المشتہر - احمد نور - کابلی مہاجر قادیان (گورداسپور)

ضرورت نکاح

(جماعت احمدی)

مسمی علم الدین خیاط ساکن جموں - عمر ۲۰ سال خوبصورت۔ خلاقہ اور اوسط ماہواری کم از کم بیس روپیہ ہے۔ اس کو نکاح کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب احمدی بھائی کو رشتہ کی ضرورت ہو۔ تو خط و کتابت بذریعہ اڈیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے۔

تلاش

اس عاجز کا لڑکا محمد جمیل نامی عرصہ ۱۸ سال چوڑا چہرہ۔ گندم رنگ عرصہ دو سال سے مجھ اپنے خادم سے رنجیدہ ہو کر لمبہ گاؤں سے کہیں کو نکل گیا ہے فارسی کا مڈل پاس شدہ ہے اور پٹوار کا امتحان پاس کیا ہوا ہے شادی ہوئی ہے۔ اگر کوئی بھائی مجھے اس کا پتہ دیوے تو بچہ اور اس کی بیوی اور یہ عاجز احسان مند رہینگے۔

احمدی جماعت کا خادم - سید محمد اسمٰعیل - برنچ پوسٹ ماسٹر لمبہ گاؤں - تحصیل پالم پور ضلع کانگڑہ

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ہمارے ملک میں بھی ایسے محاورات بولے جاتے ہیں جیسے راوی پر لاہور آباد ہے یا راوی لاہور کے نیچے بہتی ہے اور قرآن کریم میں ہے۔ دخلوا علی یوسف۔ اس سے یہ مراد تو نہیں کہ سب بھائی آکر یوسف کے اوپر چڑھ بیٹھے۔ ایک حدیث سے بھی یہ محاورہ صاف ہو جاتا ہے وہ ہجرت کی حدیث ہے۔ جس میں حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں فسا خع لنا الجبل

واذکروا مافیہ۔ جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرو۔

تتقون۔ تاکہ تم دکھوں سے بچ جاؤ۔

مخاطب بنی اسرائیل ہیں مگر ہمیں سمجھاتا ہے۔ کہ غار حرا میں رسول کریم بھی اوپر گئے تھے اللہ نے انہیں وہاں کتاب دی۔ تم اس پر عمل کرو تا دکھوں سے بچ جاؤ۔

ولقد علمتم۔ خاسرین میں سے ہونے کی ایک مثال دیتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے حکم کو نہیں مانتے وہ کس طرح دکھوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ علمتم یعنے تمہیں یہ واقعہ خوب معلوم ہے اعتدوا منکم۔ خدا کے حکموں سے نکل کر کام کیا اور الٰہی حدبندیوں کو توڑ دیا۔

فی السبت۔ سبت کے معنے ہیں آرام۔ راحت۔ آسودگی کے۔ لغت میں ہے السبت الراحۃ۔ اکثر لوگ جب انہیں دولت و مال۔ جاہ و جلال۔ جتھا۔ صحت عافیت دیتا ہے تو اس آسودگی میں خدا کو راضی کرنے کی بجائے ناراض کر لیتے ہیں اور قسم قسم کی بدیاں اور حق تلفیاں کرتے ہیں اور اس آرام میں حدود الٰہیہ سے نکل جاتے ہیں۔ سبت کے ایک اور معنے بھی ہیں وہ ایک دن کا نام ہے۔ جیسے ہمارے ہاں جمعہ ہے یہودیوں میں بھی ہفتہ ایک دن ایسا مقرر کیا گیا تھا جس میں ارشاد الٰہی تھا کہ شکار نہ کرو وہ یوں کرتے تھے کہ گڑھوں میں مچھلیوں کو روک لیتے تھے اور دوسرے دن اٹھا لاتے اور کہتے کہ آج تو سبت نہیں ہے شریعت کے احکام میں کئی لوگ ایسے حیلے بنا لیتے ہیں جس سے ظاہری طور پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر خدا تو ان کے دلوں کی نیتوں کو خوب جانتا ہے۔ اس کو یہ لوگ کیوں کر دھوکا دے سکتے ہیں۔ یاد رکھو اس آئت میں یہ نصیحت ہے کہ مرفہ الحال ہو کے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے تو وہ بھی برا۔ اور خدا نے جو عبادت کے وقت مقرر کر رکھے ہیں ان میں حیلہ گریوں سے کام لے تو وہ بھی برا۔ پس ان دونوں باتوں سے بچو۔ دیکھو ایک قوم نے ایام راحت اور یوم عبادت کی قدر نہ کی حکم الٰہی کی بجا آوری میں طرح طرح کے حیلے کئے تو اللہ نے ان کو یہ عذاب دیا کہ بندروں کی طرح ذلیل بنا دیا۔ وہ احکام کو ٹال کر اپنی عزت چاہتے تھے مگر خدا نے انہیں ذلیل کر دیا اور یہ واقعہ ایسا خطرناک ہوا کہ نجعلنا ھا نکالا۔ کہ اسے وحشت بنا دیا۔ ان لوگوں کے لئے جو اس وقت موجود تھے اور ان کے لئے بھی جو پیچھے آئینگے۔

پارہ ۹ رکوع گیارہ اور پھر پارہ ۲ رکوع ۱۳ میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ کس طرح بندر بنائے گئے

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

پس جب ممنوع امور کو گردن کشی سے کرنے لگے تو ہم نے کہا جاؤ تم ... بندر ذلیل اور جب تیرے رب نے آگاہ کر دیا کہ ان (یہود) پر ایسے لوگوں کو مسلط کریگا جو قیامت تک انہیں بری بری دکھ پہونچاتے رہیں تحقیق تیرا رب جلد ان کا برا نتیجہ دینے والا ہے اور بات یہ ہے کہ وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے اور ہم نے انہیں گروہ در گروہ بنا کر ملک میں منتشر کر دیا ان میں سے بعض نیکوکار ہو گئے اور انہی میں سے بعض اور طرح کے ... ہے اور انہیں ہم نے دکھوں سکھوں سے آزمایا تاکہ رجوع کریں۔

(۲) قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔

(۲) میں تمہیں آگاہ کروں کہ اللہ کے حضور بدتر بدلہ پانے والا کون ہے وہی گروہ جسے اللہ نے اپنی رحمت سے دور کیا۔ اس پر غضب نازل کیا جن کو بندر اور سور بنایا کیونکہ انہوں نے طاغوت کی فرمانبرداری کی انہی لوگوں کا برا ٹھکانا ہے اور سیدھے راستے سے بہت دور ہیں جب وہ تمہارے پاس آئے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر سے بھرے ہوئے آئے اور اسی کیساتھ نکل گئے اور اللہ جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں اور تو ان میں سے بہت کو دیکھیگا کہ گناہ اور زیادتی میں اور حرام خوری میں بشدت سعی کرتے ہیں بہت برا ہے وہ امر جو وہ کر رہے ہیں

تذبحوا بقرۃ۔ وہ لوگ گائے کی پرستش کرتے تھے خدا نے ان سے درشتی گائے ذبح کرائی۔ مسلمۃ۔ ان کاموں (تثیر الارض۔ تسقی الحرث) سے بچے۔ بے داغ۔

۹۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

واذ قتلتم نفساً۔ اس آئت کے معنے کے متعلق مجھے شرح صدر نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تقف مالیس لک بہ علم۔ لہذا میں متکلف ہو ہو کر اور بنا بنا کر اس آیۃ کے معنے بیان کروں۔ اسکی مجھے ضرورت نہیں۔ میں اس پر ایمان لایا ہوں۔

کوئی واقعہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جانتا ہے کہ کیا بات تھی۔ ہاں یہ معنے کہ ایک شخص قتل ہو گیا۔ اور لوگوں نے کہا کہ گائے ذبح کرو اور اس کے ٹکڑے کو مقتول کے جسم سے لگاؤ تو وہ زندہ ہو جائیگا۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آتی اور ایسا کہنا بڑی دلیری ہے۔ ان معانی کو نہ صحابہ نے بیان کیا نہ ائمہ تابعین نے نہ ائمہ تبع تابعین نے نہ کسی محدث نے۔ اس میں ایک لفظ عجیب ہے، وہ ہے کذلک یحیی اللہ الموتی مُردے اسی طرح زندہ ہوا کرتے ہیں پھر یہ کہ وہ تم کو اس طرح کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔ صوفیوں نے بھی اس آیت کے معنے کئے ہیں وہ قتل نفس سے مراد نفس کشی لیتے ہیں اور اس کا طریق بتاتے ہیں بعض قوی کو بعض سے مارنا۔ مگر قتل نفس کے یہ معنے میں نے کسی محاورہ عرب میں نہیں دیکھے۔ اس لئے جرأت نہیں کرتا۔

فیخرج منہ الماء۔ جب بعض پتھر ایسے ہیں کہ ان سے پانی نکلتا ہے تو مومن کے اندر سے تو اس سے بڑھ کر کچھ نکلنا چاہیئے یعنی اتنی ندیاں پھوٹ کر نکلیں کہ عالم سیراب ہو۔

پتھروں سے پانی نکلکر فارغ البالی سرسبزی کا ذریعہ بنتا ہے تو مومن کے اندر سے بھی ایسے کلمات نکلنے چاہئیں جن سے روحانی سرزمین میں بہار آتی ہو۔

لما یھبط من خشیۃ اللہ۔ پتھر کے اُوپر سے گرنے کا نظارہ انسان میں خشیۃ پیدا کرتا ہے۔ یا ضمیر قلوب کی طرف ہو۔

وما اللہ بغافل عما تعملون۔ گناہ سے بچنے اور خشیت اللہ پیدا کرنے کا ایک ذریعہ یہی ہے کہ انسان کو یہ یقین ہو اللہ میرے کاموں سے بے خبر نہیں۔

افتطمعون ان یؤمنوا لکم۔ تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری بات مان لیں مگر یہ وہ لوگ ہیں کہ جس کتاب* کو کلام اللہ مانتے ہیں اس کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہیں بعد اس کے کہ اس کو خوب سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اسکی خلاف ورزی کوئی نیک نتیجہ نہیں رکھتی

* مضمون کلام اللہ کو تحریف کرنا

لیحاجوکم۔ حجت میں غالب آئیں گے۔

امانی۔ امانی کے تین معنے ہیں (۱) امانی جمع امید کی اُمیدیں (۲) امانی کے معنے تلاوت (۳) امانی کے معنے اکاذیب۔ آنپڑھ ان تینوں باتوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جھوٹے خیالات۔ جھوٹی اُمیدیں۔ عبارت تو سُن لیتے ہیں مگر مطلب نہیں سمجھتے

ثمنا قلیلاً۔ دنیا جیسا کہ فرمایا متاع الدنیا قلیل۔ مطلب یہ کہ وہ دنیا کی چند روزہ فائدہ کے لئے دنیا کو چھوڑتے ہیں۔

مما کتبت ایدیھم۔ (بائبل ترجمہ در ترجمہ ہو کر (خصوصاً عیسی اناجیل اور اس کے ملحقات) اسکی مصداق ہو چکی ہے اور اب کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اصل کیا تھا)

۱۰۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چالیس سال کی عمر میں اطلاع دی کہ خدا نے مجھے رسول بنایا۔ تیرہ برس آپ مکہ میں رہے اس کے بعد جب آپ کی عمر ۵۳ سال کی ہوئی۔ حکم الٰہی کے مطابق ہجرت کر کے چلے گئے۔ مکہ میں آپ کو کئی قسم کی سہولتیں تھیں۔ اول تو یہ کہ ایک ہی قسم کے مخالفین سے پالا پڑتا تھا۔ یعنے مشرکوں سے۔ پھر بوجہ اس کے کہ آپکا خاندان نہایت معزز تھا اور آپکے قرابتدار بھی وہاں تھے کوئی ایذا رسانی کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ آپ ان لوگوں کے رسم و عادات کو بھی سمجھتے تھے آپکے کئی پرانے دوست بھی تھے جو ہر وقت مدد کرتے برخلاف اس کے مدینہ میں جب آپ آئے۔ تو بڑی مشکلات پیش آئیں۔ پہلی مشکل تو یہ کہ مکہ کی مخالفت بدستور تھی (۲) پھر مدینہ میں بھی مشرکین موجود تھے (۳) ایک منافقوں کا گروہ بھی وہاں پیدا ہو گیا یہ بدذات گروہ بڑا خوفناک ہوتا ہے۔ اندر سے کچھ باہر سے کچھ۔ (۴) عیسائی بھی تھے۔ (۵) بنو قینقاع یہودی بڑے شہدے اور اوباش تھے۔ (۶) بنو نضیر (۷) بنو قریضہ۔ پھر ان کے علاوہ مدینہ کے ارد گرد غطفان۔ مضر کا گروہ تھا۔ (مجھے یہاں ایک نکتہ یاد آگیا ایک شیعہ نے مجھ سے کہا بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑا خطرناک کام تھا۔ میں نے کہا کہ بے شک۔ اتنی قوموں کی مخالفت میں پیغام الٰہی پہونچانا بڑا مشکل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تسلی کے واسطے واللہ یعصمک من الناس آیت نازل فرمائی۔

مکہ کے لوگ تو ایسے تھے کہ نہ ان کے پاس کتاب نہ انبیاء کے علوم نہ وہ استے چالاک۔ مگر مدینہ کا دشمن بڑا خطرناک اور چالاک دشمن تھا کیونکہ عیسائی اور یہودی سب پڑھے ہوئے تھے ان کا ایک کالج بھی وہاں تھا جسے بیت المدراس کہتے تھے۔ پھر ان میں رہبان بھی تھے جو کچھ روحانی طاقتیں بھی رکھتے تھے اور اپنا خاص اثر بھی۔ اس واسطے حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے تجویز کی کہ سب قوموں کو بلایا اور ان سے کہا کہ تم جانتے ہو میں یہاں آکر آباد ہو گیا ہوں۔ میری قوم کے لوگ میرے دشمن ہیں تم جانتے ہو کہ اس قوم کا رعب تمام علاقہ عرب پر ہے پس ان کے ساتھ اور قومیں بھی مل کر ہمیں ایذا پہونچائیں گی پس ضرور ہے کہ ہم بیرونی دشمنوں سے بچنے کے لئے اتفاق کریں۔ میں اس کے لئے چند شرائط پیش کرتا ہوں جن پر اگر ہمارا تمہارا اتفاق ہو جائے تو کوئی فساد نہ رہے چنانچہ آپنے ان کے سامنے عہد نامہ کا یہ مسودہ پیش کیا جو انہوں نے مان لیا اور جو اس رکوع میں مفصل مذکور ہے۔ اس میں حقوق الٰہی اور حقوق العباد دونوں آگئے۔

لا تعبدون الا اللہ۔ یہی آپکا اصل منشاء تھا جو ان سے منوالیا کہ ہم لوگ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرینگے یہودیوں کے لئے اس کا مان لینا کوئی مشکل امر نہ تھا

بالوالدین احساناً۔ یہ عام اخلاقی باتیں ہیں۔

قولوا للناس حسناً۔ خوش معاملگی کرنا۔ قولوا حسناً کے یہی معنے ہیں۔

قیموا الصلوٰۃ۔ اپنے اپنے طور سے نمازیں پڑھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔

یہ قوانین الٰہی کے متعلق معاہدہ ہوا اب دوسری طرف . . . . یہ وعدہ لیا (۱) تم اپنے خون نہ بہاؤ گے یعنی آپس میں نہ لڑو گے (۲) اپنے لوگوں کو گھروں سے باہر نکال کر انہیں دربدر نہ کراؤ گے۔

انتم تشھدون۔ تم نے اس معاہدہ پر اپنی گواہیاں ثبت کر دیں ایسے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر تم وہی ہو کہ اپنے لوگوں کو قتل کرانا اور جلا وطن بنانا

چاہتے ہو۔ یہ اس طرح کہ

تظاھرون علیہم بالاثم والعدوان۔ بدکاری اور ظلم کے لئے ان کی پیٹھ بھرتے ہو۔ مدد دیتے ہو۔

قیدیون کو تو فدیہ دے کر چھڑاتے ہو مگر جو اس سے برا کام ہے جلا وطن کرنا اس سے باز نہین آتے۔

افتومنون ببعض الکتاب۔ یہ مرض آجکل بہت ساری ہے، کہ ایک ہی کتاب کے بعض احکام کی تو تعمیل کی جاتی ہے بعض کی مطلق پروا نہین کرتے کئی لوگ ایسے ہین۔ جو نماز پڑھتے ہین مگر زکوٰۃ کا خیال تک نہین روزے رکھتے ہین۔ مگر یہ نہین سوچتے کہ کسی پر ظلم کرنا برا ہے۔ یون تو تہجد گذار ہین مگر لڑکیون کو میراث دینے کی قسم ہے یہ بہت بری بات ہے، اس سے بچو۔ ورنہ اس کی سزا جہنم ہے۔

وما اللہ بغافل عما تعملون۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔

مدینہ طیبہ مین ایک شخص ایک مسلمان کے ہاتھ سے اتفاقیہ طور پر مارا گیا۔ یہ واقعہ گذر گیا مگر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام شہر کے لوگون کو بلا کر فرمایا کہ ہم مقتول کے وارثون کو خون بہا دینا مناسب سمجھتے ہین۔ تاکہ اسکی قوم کے لوگ ہماری مخالفت نہ کرین۔ مگر امن عامہ کے شریک اس دیت کے دینے مین شریک نہ ہوئے بلکہ ایک مسلمان عورت نکلا سیدھا کرانے کے لئے قینقاع (جو لوہار تھے) کے محلہ مین گئی وہ گھونگٹ نکلے ہوئے تھی۔ شریر لوہار نے کہا کہ یہ کپڑا کیون موتہہ پر ڈالے ہوئے اس نے جواب دیا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین پردہ کا حکم دیا ہے اس پر اس بدمعاش نے شرارت سے لوہے کی ایک میخ پچھلی طرف کپڑے مین ٹھونک دی عورت اٹھنے لگی تو اس کا کپڑا بھی پھٹ گیا اور گھونگٹ بھی اتر گیا یہ حالت دیکھ کر بجائے اس کے کہ معذرت کرتے انہون نے تمسخر اڑایا عورت نے گھبرا کر کہا کہ کوئی ہے جو میری مدد کرے ادھر سے ایک مسلمان بھائی نے یہ بات سن لی وہ مدد کو دوڑا آپس مین وہان لڑائی چھڑ گئی جس سے ایک قتل ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر پہنچی تو فرمایا کہ ہم نے بیرونی انتظام کے لئے یہ معاہدہ کیا تھا۔ تم اندرونی معاملات مین ایسے تیز ہو جاتے ہو کہ قتل تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ جب وہ بہت تنگ ہوئے تو مدینہ چھوڑ کر چلے گئے۔

ادھر بنو نضیر سے ایک حماقت ہوئی کہ کسی اپنے معاملہ کے لئے نبی کریم صلعم کو اپنے محلہ مین بلا لیا اور وہان ایک شخص کو سکھایا کہ جب یہ وہ آپ اس کے پاس بیٹھے ہون تو تم اوپر سے چکی کا پاٹ گرا دو۔ آپ کو ان کی اس بدنیتی کی خبر کسی نہ کسی طرح مل گئی اس لئے آپ یکدم اٹھ کر چلے گئے اور ان کا داؤ نہ چل سکا۔ یہ بات بڑھ گئی ان مین کچھ شاعر بھی تھے۔ وہ مکہ مین گئے اور وہان کے سردارون کو جا کر بھڑکایا اور بعض نے مسلمان عورتون سے تغزل کیا اس لئے بنو نضیر کو حکم ہوا۔ کہ یہان سے چلے جاؤ۔ جلا وطن کر دیا گیا حالانکہ ان سے معاہدہ ہو چکا تھا کہ وہ ایسے کام نہ کرین گے جن سے یہ جلا وطنی کرنی پڑے۔ ادھر مکہ والون نے پیغام بھیجا کہ تم ان مسلمانون کی عورتون کو مارو اور ہم باہر سے لشکر لے کر ان پر حملہ کرتے ہین چنانچہ وہ ایک اپنے ساتھ گرد و نواح کی قومون کو جمع کر لائے سورۂ احزاب مین اس کا ذکر ہے آخر خدا تعالیٰ نے اس لڑائی سے مسلمانون کو بچا لیا جب وہ لوگ چلے گئے تو آپ نے بنو قریظہ سے پوچھا کہ تم پہلے دو واقعے قینقاع اور بنو نضیر کے دیکھ چکے او پھر بھی شرارت سے باز نہ آئے اور اب تمہارے حق مین ایک فیصلہ کرتا ہون جو تمہیں ماننا پڑیگا۔ بدقسمت انسان نیک کی بات کو نہین مانتا اس لئے انہون نے کہا۔ ہمین سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور ہے۔ آپکا اس نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ جنگ کے شرکاء کو قتل کر دیا جاوے۔ یہ فیصلہ انہین چار و ناچار منظور کرنا پڑا جن کو قتل کی سزا دیگئی ان کی تعداد کم از کم دو سو پچاس اور زیادہ سے زیادہ نو سو کی بتائی گئی۔

خیر یہودیون کے فرقے تو اس طرح تباہ ہوئے۔ باقی رہے عیسائی ان کا لاٹ پادری عامر تھا اوس نے لوگون کو خواب سنایا۔ کہ مین نے محمد (رسول اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا ہے کہ وہ پراگندہ اور ملک ملک اکیلا پھرتا ہوا مر جائیگا آپ نے فرمایا تو خواب تو سچ دیکھا ہے مگر میرا نہین اپنا یہ انجام دیکھا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ مکہ گیا اس خیال سے کہ کچھ انتظام مسلمانون کے خلاف کرون مگر وہان اوس نے شراب پی کر بدمستی کی تو نکالا گیا مگر روما چلا گیا۔ وہان بادشاہ کو سکھایا مگر بادشاہ اس پر ناراض ہوا راتون رات نکل کر بھاگنا پڑا۔ اور آخر اسی طرح مارا گیا۔ حدیث مین وحیداً۔ طریداً۔ شریداً آیا ہے اب میدان صاف تھا۔ دو گروہ رہ گئے ایک منافقون کا اور دوسرے مسلمانون کا منافقون کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اولئک الذین اشتروا الضلالۃ۔ یہ وہ لوگ تھے جنہون نے ورلی زندگی کو اختیار کر لیا اس لئے ان سے عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ وہ مدد دئے جائین گے چنانچہ جب ان لوگون کی تباہی آئی کوئی ان کا حامی و ناصر نہ ہوا۔

۱۱ فروری سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے موسیٰ کو بھیجا اور پھر اس کے بعد کئی رسول اور بھیجے حتیٰ کہ عیسیٰ کو بھیجا۔ ایدناہ بروح

غلف۔ جس کا ختنہ نہ ہو اس پر ایک پردہ رہ جاتا ہے اغلف وہ شخص جو نامختون ہے۔ دوسرے معنے غلاف مین ہین جیسے کہ آیا ہے قلوبنا اکنۃ تیسرے معنے ہم بڑے مکرم معظم لوگ ہین جن کچھ کا اثر نہین پڑتا۔

فقلیلاً ما یؤمنون۔ کم ہی ایمان لاتے ہین یہ محاورہ ہے یعنی ایمان نہین لاتے۔

مصدقاً۔ ایسے لوگون کی وہ کتابین تھین جنمین کچھ باتین آئندہ کی نسبت لکھی ہوئی تھین۔ قرآن کریم سے ان کی تصدیق ہو گئی چنانچہ توراۃ باب استثناء آیت ۱۸ مین مذکور ہے کہ جب حضرت موسیٰ کے ساتھ جانیوالون نے گھبرا کر کہا کہ اب ہم تیری آواز سننا نہین چاہتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب وحی تم مین نہین بلکہ تمہارے بھائیون مین اترے گی اور پھر اس رسول کے نشان بتائے۔ (۱) وہ بت پرستی کا دشمن ہوگا (۲) بنی اسرائیل کے بھائیون مین سے ہوگا (۳) اپنا کلام اوس کے موتہہ مین ڈالون گا

جو کہے وہ مانیو ورنہ دکھ پاؤ گے (۵) جو کہیگا وہ پورا ہوگا (۶) موسیٰ کا مثل ہوگا۔ اعمال حواریوں میں اس مسئلہ کو بالکل حل کر دیا گیا ہے جہاں لکھا ہے کہ تم دعائیں کرو ضرور ہے کہ مسیح کے دوبارہ آنے سے پہلے وہ باتیں پوری ہو جاویں جو ہمارے باپ دادا کو کہی گئیں اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح کے حق میں نہ تھی

یستفتحون۔ یہ باتیں تم کافروں پر کہہ لا کرتے تھے اور ان کے مقابلہ میں فتوحات کی دعائیں کیا کرتے تھے

ما عرفوا۔ دوسری جگہ فرمایا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم

بغضب علے غضب۔ مسیح کی مخالفت کا غضب۔ پھر اس نبی کی مخالفت کا غضب

وھو الحق۔ اور وہ حق ہے اگر کتاب سچی ہی ہو اور سچ کی تصدیق کرنیوالی ہی ہو تو پھر انسان کیوں نہ مانے

تقتلون۔ مقابلہ کرتے رہے۔ اگر کہیں کہ وہ نبی نہ تھے تو اس کے جواب میں فرمایا کہ اچھا موسیٰ کو تو تم سب نبی مانتے ہو پس تم نے اس کی کیوں حکم عدولی کی۔

عصینا۔ مان تو لیا مگر ہم سے اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔

اشربوا۔ رچ گئی تھی۔

تمنوا الموت۔ اس کے دو معنے ہیں دونوں پسند ہیں ایک تو یہ کہ تم سب ملکر اس نبی کے مرنے کی دعائیں کرلو۔ اور پھر دیکھو کہ یہ دعا مقبول ہوتی ہے یا نہیں یا الٹی تم پر پڑتی ہے۔ یا وہ جنگ کرلو جو ایک گروہ کو فنا کرے۔ موت بمعنی جنگ۔ قرآن کریم میں بھی آیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ولقد کنتم تمنون الموت

ومن الذین اشرکوا۔ یہ تو زیادہ جینے کی حرص میں مجوسیوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ جن میں ایک دعائیہ فقرہ ہے۔ کہ ہزار سال نبوی۔

۱۳۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

قل من کان عدوا لجبریل فانہ نزلہ علے قلبک۔ لوگ کس طرح اللہ کی باتوں سے محروم رہتے ہیں اور کیونکر راستبازوں کے دشمن ہو جاتے ہیں اور کس طرح ضد اور عداوت بے جا کلمات کے لئے جرأت دلاتی ہے ان تین باتوں کا بیان اس رکوع میں ہے۔

بہت سے لوگ ملائکہ کے منکر ہیں بعض مسلمانوں نے بھی ان پر ایمان لانے کو اتنا ضروری نہیں سمجھا حالانکہ تمام نیک تحریکوں کے سرچشمے یہی ہیں۔ علم عقائد میں ایک کتاب کتاب التوحید نام میں نے دیکھی ہے جس میں اس نیک بخت نے ملائکہ کا ذکر نہیں کیا۔ میں ملائکہ کی نسبت کچھ تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ان پر ایمان نے مجھے بہت بڑا فائدہ پہونچایا ہے۔

اس دنیا میں کوئی مسبّب بغیر از سبب نہیں ایک چیز دوسری چیز کو پیدا کرتی ہے اسی زمانے کے فلاسفر بھی اس بات کو مانتے ہیں پس خیال کرو کہ بعض وقت بیٹھے بیٹھے آدمی کے دل میں نیک کام کے لئے ایک لہر اٹھتی ہے اور ایک نیکی کے کرنے کے لئے جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اسمیں بعید تحریک نظر آتی ہے حالانکہ انسان اور اس کا علم اور اسکے قوی پہلے سے موجود تھے۔

مگر یہ تحریک یکدم پیدا ہوتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ کوئی نہ کوئی وجود اس کا محرک ہے پس ایسی تحریک کرنیوالے کا نام حدیث و قرآن کے رو سے ملک ہے۔ ملک کو علم ہوتا ہے اس لئے وہ حسب موقعہ و محل ایک کام کی تحریک کرتا ہے جو انسان فوراً اس پر عمل کرتا ہے (ہمارے حضرت اقدس ... اپنے قلب صافی میں جس وقت کسی کام کی تحریک پاتے تو اوسی وقت خواہ رات کے بارہ بجے ہوں اس کے کرنے میں مشغول ہو جاتے اور مشکلات کی پروا نہ کرتے) تو ملک کو اس شخص کے ساتھ ایک محبت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے وہ اور تحریکیں کرتا ہے اور پھر دوسرے ملائکہ کو بھی جو اس کے قریب ہوتے ہیں اطلاع دیتا ہے کہ یہ قلب اس قابل ہے کہ ہم اسے نیک تحریکیں کرتے رہیں اس طرح تمام ملائکہ حتی کہ ملأ اعلیٰ میں اس کی نسبت ایک نورپیدا ہوتی ہے اور اس کا تعلق بڑھتے بڑھتے وہ زمانہ آتا ہے کہ تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا۔ یہ بالکل سچی بات ہے جو چاہی تم تجربہ کر کے دیکھ لو۔

پھر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ملائکہ کا افسر جبرئیل امین ہے۔ یعنی تمام ملکے نیکیوں کی تحریک کے جو قلب سے متعلق ہیں ان کا افسر جبرئیل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ... عند ذی العرش مکین۔ مطاع ثم امین آیا۔ رسول کریم نے فرمایا۔ اوتیت جوامع الکلم۔ میری تعلیم تمام دنیا کی پاک تعلیموں کی جامع ہے کیونکہ تمام نیکیوں کی تحریکوں کے افسر کا تعلق میرے قلب سے ہے۔ جامع کے یہ معنے ہیں کہ دنیا میں کوئی ایسی صداقت (جو قلبی اور روحانی ہو) نہ ہوگی۔ جس کے لئے قرآن مجید سے کوئی آیت نہ ملے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جبرئیل کا کون دشمن ہو سکتا ہے جبکہ وہی نیک تحریکوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی نے نازل کیا ہے۔ یہ قرآن تیرے قلب پر۔ آئندہ جو ہوگا وہ دنیا دیکھیگی۔ مگر موجودہ تعلیمات دنیا میں جس قدر ہیں ان ساری پاک تعلیموں اور نیک تحریکوں کا عطر نکالو۔ پھر محمد رسول اللہ صلعم کی تعلیم سے مقابلہ کرو تو وہ سب کچھ اسمیں موجود ہوگا اور میں (نور الدین) اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے ساری بائبل کو دیکھا ہے اور تین (شام۔ یجر۔ رگ) ویدوں کو خوب سنا ہے۔ پھر دساتیر کو بہت توجہ سے پڑھا ہے اور برہموؤں کی کتابوں کو دیکھا۔ یہی کتابیں میرے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی ہیں ان سب میں کوئی ایسی صداقت نہیں۔ جو قرآن مجید میں نہ ہو۔ اور پھر اتم نہو۔

مصدقا لما بین یدیہ وھدی وبشری للمومنین۔ پھر فرماتا ہے کہ جو اگلی کتابوں میں سچ ہے اس کی تصدیق کرنے کے علاوہ اس میں اور بھی کچھ ہدایتیں ہیں جو پچھلی کتابوں میں نہیں۔ ایک بات سناتا ہوں۔ اگلی کتابوں میں جو نصائح ہیں ان پر دلائل نہیں چنانچہ انمیں لکھا ہے خدا ایک ہے۔ زمین و آسمان میں تیرے لئے کوئی دوسرا خدا نہ ہو۔ پڑوسی کی مدد کر۔ سبت منا۔ مبارک وہ جو غریب دل ہیں اس قسم کی تعلیمات ہیں مگر انکے ساتھ دلائل کوئی نہیں۔ مگر قرآن شریف میں یہ خاصہ ہے کہ ایک طرف دعویٰ ہے دوسری طرف اس کے دلائل بھی ساتھ دئے ہیں۔ ان فی خلق السموات والارض الی والسحاب المسخر بین السماء والارض لآیات لقوم یعقلون۔ البقرہ ۲ ع ۱۹ میں لآیات سے مراد دلائل ہیں

یہ قرآن مجید پہلے مصدق ہوا۔ پھرا میں نئی باتیں بھی ہیں یہ تو علمی پہلو سے اس کا کمال ہے اب عملی پہلو میں اس کا ثبوت لو۔ وہ یہ کہ قرآن کریم پر عمل کرو تو دنیا کے فاتح بن جاؤ گے چنانچہ صحابہ کی ذات میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ بشریٰ کی ایک تشریح یہ بھی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)